تبرائی غیر مقلدین سے ۱۷ سترہ سوالات

○

۱۴ ، جنوری ۱۹۲۷ ء کے "اخبارِ اہلحدیث" میں ایک صاحب مولوی عبد القادر چکر دھر پوری نے " ارباب تقلید سے چند سوال " کے عنوان سے تین چار کالم کا ایک مضمون شائع کرایا تھا جس سے صاحب مضمون کا مقصد تقلید کو ناجائز قرار دینا تھا۔

اس کے جواب میں علامۃ العصر مناظر اسلام حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار " العدل " گوجرانوالہ میں " التقلید والتنقید " کے عنوان سے ایک نہایت دلچسپ مضمون رقم فرمایا۔ جس میں آپ نے غیر مقلدین سے سترہ سوالات کئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ

جو لوگ تقلید کو شرک ، کفر ، فسق ، حرام اور مکروہ تحریمی فرماتے ہیں ، ہمیں تو صرف انہی کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے۔ اور جو واقعی اہلحدیث ہیں ، حدیث پر عمل کرنے کی خدا نے ان کو توفیق و قابلیت عطا فرمائی ، وہ نہ تو تقلید کو برا کہتے ہیں نہ مقلدینِ ائمہ مجتہدین کو برا سمجھتے ہیں۔ ان سے ہمیں کوئی تعرض نہیں نہ وہ ہمارے مخاطب ہیں۔ (تنقیح التنقید ص ۷)۔

مگر کوئی ایسا غیر مقلد تقریباً پچپن سال کے طویل عرصہ سے آج تک ان سوالات کا معقول جواب نہ دے سکا۔ اس لئے ان سوالات کی وقعت و اہمیت آج بھی وہی ہے جو پہلے دن تھی جو غیر مقلدین ان سوالات کے مخاطب تھے ان کی خدمت میں آج بھی یہی گزارش ہے کہ یا تو

ان سوالات کا جواب دیں، اور یا پھر ان کی روشنی میں اپنے مسلک کی حقیقت پر غور وفکر کریں لعل اللہ یھدیکم الی طراط مستقیم ؛

فقیر محمد انور عفا اللہ عنہ

سوال نمبر ۱ :- حضرات غیر مقلدین ! کیا یہ عرض بے جا ہے کہ عالم میں پہلا ظلم، اول جرم پہلی نافرمانی، ابتدائی کفر، ارتداد، بے ایمانی، فسق، گناہ کبیرہ ترک تقلید ہوا۔ بدترین کفار و مرتدین و مجرمین کا سردار، سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ ہے جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا۔ یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے حکم کو کہ " آدم کو سجدہ کرے " بے دلیل تسلیم نہ کیا۔ اور تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے۔ یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا، مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو اور بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا۔ بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر المقلدین اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں ؟ سائل کی یہ غرض نہیں کہ ترک تقلید اور طلب دلیل کا کوئی فرد بھی اچھا نہیں، بلکہ مقصود یہ ہے کہ ترک تقلید کی نسبت جو سوال میں الفاظ درج کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں ؟ شیطان کا یہ فعل ترک تقلید تھا یا نہیں ؟

سوال نمبر ۲ :- اور شیطان وہ شخص ہے یا نہیں کہ جس نے مخلوقات میں سب سے پہلے ترک تقلید پر دلیل قائم کر کے لعنت کا طوق حاصل کیا۔ یہ کہنا کہ دین کے بارہ میں اول دلیل طلب کرنے والا بڑا کافر شیطان ابلیس لعین ہے۔ صحیح ہے یا نہیں ؟

سوال نمبر ۳ :- اگر یہ فرمایا جائے کہ تقلید تسلیم القول بلا دلیل کا نام ہے اور یہاں

خداوند عالم کا فرمانا کہ " آدمؑ کو سجدہ کرو " تو شیطان نے قول بلا دلیل کو ترک نہیں کیا بلکہ قول ملّا کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہوا ہے۔ تو کمال ادب عرض ہے کہ قول حکم ہے اس کی دلیل اور چاہیئے آدمؑ کو سجدہ کرو ، یہ تو حکم ہے ، یہ حکم ہی خود اپنے نفس کے لئے دلیل کیسے ہو سکتا ہے اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو ۔ یہ اللہ تعالےٰ نے بندوں کو حکم دیا ۔ یہ حکم ہے اس کی دلیل کوئی اور چاہیئے ۔ اور اگر یہی حکم ہے اور یہی دلیل ہے تو حاصل یہ ہوا کہ نماز پڑھو ، زکوٰۃ دو ، سائل عرض کرتا ہے کہ اس کی دلیل کیا ہے ؟ تو جواب ملتا ہے ۔ اس واسطے کہ نماز پڑھو ، زکوٰۃ دو ۔ اور یہ تو کوئی عاقل بھی تجویز نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص کہے کہ میرا تمہارے ذمہ ہزار روپیہ قرض ہے ۔ مدعا علیہ کہے کہ دلیل کیا ہے ؟ تو وہ کہے کہ یہی دلیل ہے کہ میرا تمہارے ذمہ ہزار روپیہ قرض ہے ۔ نہایت غور سے جواب دیا جائے ؟

سوال نمبر ۴ :- خداوند عالم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا چاہیئے ۔ یعنی اللہ تعالےٰ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کی تقلید کرنی چاہیئے جو انکی تقلید نہ کرے وہ کافر ہے ۔ غرض اوّل سے آخر تک دین ، ایمان ، مذہب تقلید ہی تقلید کا نام ہے ۔ جواب میں جلدی نہ کرنی چاہیئے کہ ہم تقلید غیر نبی کو حرام ، کفر ، شرک اور گناہ کہتے ہیں اور یہ تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ہے ۔ اس وجہ سے کہ یہاں تقلید ائمہ کا ابھی سوال ہی نہیں ۔ یہاں تو سوال صرف اس قدر ہے کہ دین و ایمان اوّل سے آخر تک تقلید ہی تقلید کا نام ہے یا عدم تقلید اور غیر مقلدی کا ؟

سوال نمبر ۵ :- جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ قرآن شریف و احادیث میں جس قدر

احکام ہیں ، وہ احکام ہیں دلائل نہیں۔ تماب یہ بھی بتانا چاہئے کہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کو جو احکام کے دلائل کہتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں ۔ اور آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ سے بڑھ کر وہ کون سی چیز ہے جو ان احکام کے دلائل بنے گی ۔ فتد بروا فیہ ۔

اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں چند سوالات اور جوابات ہیں جن کی طرف اشارہ ہے ۔ ہمیں حضراتِ مجتہدین زمانہ سے امید رکھنی چاہیئے کہ اس مقام کو وہ اسی طرح حل فرما دیں گے جس طرح مسئلہ قرأت خلف الامام وغیرہ کو مجتہدانہ رنگ میں بیان کرتے ہیں تقلید کی حرمت کو اب دیکھنا ہے کہ بلا مقلدین کی کتب کے مطالعہ اور ان کی مدد کے ، کیا جواب تشفی بخش ارشاد فرماتے ہیں ۔

میری ایک غیر مقلد صاحب سے ریل میں بات چیت ہوئی ، وہ زندہ ہیں اور اغلب ہے کہ اس مضمون کو بھی دیکھیں اور یہ قصہ بھی شاید انہیں یاد آجائے ۔ دیوبند سے سہارنپور کو جا رہے تھے ۔ بندہ نے ان کا نام لے کر کہا کہ ہمیں معلوم ہے عدم تقلید کی جو حقیقت ہے کہ رات کو فتح الباری ، عینی ، فتح القدیر وغیرہ شروح و حواشی مقلدین کے دیکھے جاتے ہیں اور صبح کو تقلید کو حرام کہا جاتا ہے ۔ اور بیان وہی کیا جاتا ہے جو مقلدین نے لکھا ہے ۔ ہم اس کو نمک حرامی سمجھتے ہیں کہ آدمی جس ہنڈیا میں کھائے اسی میں چھید کرے ۔ ہاں ! اگر قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہوتے ہوئے تقلید کی ضرورت نہیں ، اور جہاں سے اور مجتہدین نے احکام کا اخذ کیا ہے آپ بھی وہیں سے اخذِ احکام فرماتے ہیں تو بسم اللہ لاؤ کسی بڑے سے بڑے غیر مقلد کو جس نے علمِ ہیئت و صرف و نحو نہ پڑھا ہو ، آسمان اس کے سامنے موجود ہے

وہ علم ہیئت کے کتنے مسئلے ایجاد کرتا ہے ، اور کلام عرب موجود ہے دیکھوں کہ صرف و نحو کے کتنے قاعدے ایجاد کرتا ہے ۔ شرم کرنی چاہیئے کہ بطلیموس ، فیثا غورث ، خلیل اور اخفش کے جوتے اٹھاتے اٹھاتے ساری عمر مر جائیں مگر اجتہاد کا نام لیتے ہوئے دم نکلے ۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی ان کے نزدیک یہ قدر ہے کہ کو تیر پڑھنے کے بعد ائمہ مجتہدین کو گالیاں دینا شروع کر دیں ، قرآن مجید اور حدیث شریف سے اجتہاد کے دعوے کریں ۔ اگر دعوٰے ہے تو بس یہی میدان ہے اور یہی امتحان ۔ مگر اس کا کچھ جواب نہ دیا ۔

حاصل یہ ہے کہ دین محض تقلید ہی تقلید کا نام ہے یا نہیں ؟ یہ بات دوسری ہے کہ خداوند عالم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید فرض اور ائمہ مجتہدین کی واجب ۔ وہاں قطعی ، یہاں ظنی ۔ دین میں اجتہاد بھی ہے مگر کس کے لئے ، وہ کون ہیں ؟ اس کا جواب بھی قرآن و حدیث ہی سے دینا چاہیئے ۔

سوال نمبر ۶ :۔ اگر یہ بات مسلّم ہے تو پھر تقلید کے اقسام محمود اور مذموم ، فرض اور واجب ، حرام اور جائز ، اولیٰ اور خلافِ اولیٰ ، تمام اقسام اور سب کی تعریفیں مفصل بیان فرمایئے ؛ ورنہ یہ فرمایا جائے کہ تقلید دین میں سب جگہ حرام یا کفر یا شرک کیا ہے ؛ اور ترک تقلید کے بعد کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے ؛ قرآن مجید اور حدیث پر عمل کس طرح کرے ؟

سوال نمبر ۷ :۔ تقلید میں جو تسلیم القول بلا دلیل ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟ یہ مطلب ہے کہ جو قول نفس الامر میں بلا دلیل اور غلط ہے ۔ اس کے تسلیم کرنے کو تقلید کہتے ہیں

تب تو واقعی تقلید کی جس قدر مذمت کی جائے تھوڑی ہے ۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ ایک قول کو جو واقعہ اور نفس الامر میں مدلل اور محقق ہے ، چاہے اس کی دلیل قطعی اور یقینی ہو یا ظنی ۔ مگر دلیل ضرور ہے ۔ ایسے قول کو قائل کے اعتماد پر یا کسی مخفی مجمل دلیل کی بنا پر جو اس وقت اس کلام میں مذکور نہ ہو تسلیم کرنا تقلید ہے ۔ تو پھر اس کی مذمت کی کیا دلیل ہے ؟ کیا کسی صحیح بات کو بھی بلا ذکر دلیل تسلیم کرنا کفر اور شرک و حرام اور گناہ ہے ؟

بخاری شریف کی حدیث کو بلا سند بیان کئے ہوئے کوئی شخص تسلیم کرے تو یہ بھی تسلیم القول بلا دلیل ہو کر تقلید ہو گی یا نہیں ، اگر ہو گی تو یہ تقلید مذموم ہے یا بہتر ؟ بغور بیان فرمایا جائے اور اگر نہیں تو کیوں ؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جمع قرآن شریف کے بارے میں کہنا اور حضرت صدیق اکبر رض کا یہ جواب دینا کہ

کیف تفعل شیئاً لم یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے جواب میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نہ آیات قرآنیہ کو پیش کرنا نہ حدیث نبوی کو بیان کرنا بلکہ ھذا واللہ خیر کہنا ۔ اور صدیق اکبر رض کا حضرت فاروق اعظم رض کے قول کو قبول فرمانا یہ تقلید فی الدین اور تسلیم القول بلا دلیل ہوئی یا نہیں ؟ پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے صدیق اکبر رض کا جمع قرآن کو فرمانا اور زید بن ثابت رض کا بھی وہی جواب دینا جو حضرت فاروق اعظم رض کو حضرت صدیق اکبر رض نے دیا تھا ۔ پھر فقط اسی قول سے دونوں حضرات کا شرح صدر ہو جانا اور اس پر تمام صحابہ میں سے کسی نے بھی انکار نہیں

کیا۔ تو سب صحابہ رض نے حضرت عمر رض کے قول کو بلا دلیل تسلیم کر کے تقلید کا حکم ثابت فرما دیا یا نہیں؛ فرمایئے ! تقلید مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کا فرد ہوتی یا نہیں؛ مقلدین کس فرقہ میں اور غیر مقلدین بہتر ہیں یا ہم بہتر ہیں ؟

حضرات غیر مقلدین ! ہوشیار ہو کر جواب مرحمت فرمانا۔ آپ کے بعض بڑوں نے نہایت گستاخانہ اعتراض حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر تراویح کے بارہ میں کیا ہے گویا ان کو بدعتی کہہ دیا۔

دیکھو کوئی شخص یہ کہہ کر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے کہ حضرت عمر رض کا کیا ذکر ہے، جب انہوں نے ایک بدعت کرلی تو دوسری بھی سہی۔ ہمیں جو چاہو کہو مگر دیکھو آئندہ کو تبرا کرنے سے آدمی چھوٹا رافضی ہوتا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گستاخی کرنا یہ اصل رفض ہے۔ مگر قیامت تو یہ ہے کہ یہ قصہ تو تراویح سے بھی پہلے کا ہے۔ یہاں تو معاذ اللہ حضرت صدیق اکبر رض اور حضرت زید بن ثابت رض کا بھی بدعتی ہونا لازم آتا ہے۔ اور پھر انہیں میں بس نہیں، کوئی صحابی بھی نہیں بچتا۔

تراویح میں تو بعض صحابہ رض جماعت سے علیحدہ بھی پڑھتے تھے لیکن یہاں تو ایک صحابی سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں۔ اور پھر خلیفۂ سوم و چہارم نے بھی وہی کیا۔ سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ آج کل کے غیر مقلد بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں۔ دنیا بدعتی ہو جائے مگر آپ حضرات کہیں بدعتی تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۸ :۔ اگر کوئی یہ جواب دے کہ تمام صحابہ رض جو فاروق اعظم رض کے قول

کو بلا دلیل تسلیم کیا تھا لہٰذا وہ تو مقلد ہو گئے، مگر ہم نے ان کے قول کو بھی بلا دلیل تسلیم نہ کیا
بلکہ فلاں دلیل سے جمع قرآن ثابت ہے اس بنا پر اس قرآن کو پڑھتے ہیں۔ تو حضرات پھر
دست بستہ یہ عرض ہے کہ آپ ساری عمر غیر مقلد رہیں بلکہ اس سے بھی اور زیادہ درجہ
اختیار فرمالیں، آپ کو اختیار ہے۔ ہم کو تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کا مقلد
ہونا ثابت کرنا ہے۔ تاکہ ہم ان کی تقلید کرکے ماَ اَنَا عَلَیۡہِ وَاَصۡحَابِیۡ میں
داخل ہو کر نجات پائیں۔ ہم مقلد ہیں اور بے شک مقلد ہیں۔ مگر کہیں کسی ایسے ویسے، ایرا
غیرا نتھو خیرا کے مقلد ہو کر تقلید تھوڑا ہی کرتے ہیں۔ اور آپ کی دلیل کی بھی حقیقت ابھی معلوم
ہوئی جاتی ہے۔ صبر فرمائیے اور یہ کہہ کر دیکھئے۔

سوال نمبر ۹:- حدیث میں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی امت کے تہتر
فرقہ ہونے فرمائے ہیں۔ یہ تہتر فرقہ امتِ اجابت کے ہیں یا امتِ دعوت کے؟ اگر امتِ
اجابت کے ہیں تو حاصل یہ ہوا کہ تہتر کے تہتر مسلمان، اور مسلمان کے لئے بالآخر نجات لازم
تھی ہے۔ پھر بہتر کا ناری اور صرف ایک ناجی ہونا اس کے معنی کیا ہیں؟
اور اگر امتِ دعوت مراد ہے۔ یعنی سب کافر اور مسلمان مراد ہیں تو یہ معنی کسی محدث
نے لئے بھی ہیں یا نہیں۔ پھر تہتر کی کیا تخصیص کفار تو بہت سے ہیں۔ اور اہلِ حدیث کے
پرچہ میں جو کسی صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ مقلدین ائمہ اربعہ سب کیسے ناجی ہو سکتے ہیں
ناجی ایک ہی ہوگا۔ اس کے کیا معنی ہوں گے۔ اس واسطے اب تو حاصل یہ ہوا کہ بہتر
تو کفار کے ہیں جو مسلمان نہیں، اور مسلمان سب تہتر میں رہے۔ تو جب تمام ہی اسلام

کے فرقہ ناجی ہوئے ، تو جہاں سب جنت میں جائیں گے ، ان بے مقلدوں کے حال پر بھی رحم فرمائیے ۔ ورنہ پھر غیر مقلدین اور آج کل کے اہل حدیث میں بھی اس قدر اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تفسیق ہی نہیں تکفیر تک کرتے ہیں ۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کو لیجئے جو غیر مقلدوں کے مایہ الفخر ہیں ، انہیں کو بعض غیر مقلدین کافر تک کہتے ہیں ۔ رسائل نہیں بلکہ بڑی بڑی کتابیں ان کے رد میں لکھی ہیں ۔ ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

مولوی ثناء اللہ صاحب کے بعض مخالفین مولوی ابو تراب صاحب ، مولوی فقیر اللہ صاحب ، مولوی عبدالاحد صاحب اور غزنویہ جماعت ہے بغرض مقلدین کی طرح ان میں بھی اختلاف ہے جیسے مقلدین میں ایک ہی ناجی ہوگا ، غیر مقلدین میں بھی تو ایک ہی ناجی ہوگا ۔ اور باقی جہنمی ۔ تو جو جواب غیر مقلدین دیں گے وہی جواب مقلدین کا بھی ہے افسوس ! تقلید چھوڑنے کے بعد بھی بہتّر ہی میں رہے ۔ "تہتر" ویں" پھر بھی نہ بنے ۔

سوال نمبر ۱۱ :- خیر یہ سوال تو اس حدیث میں ضمناً آگیا ہے ۔ اصل بات تو قابل عرض یہ ہے کہ تہتر واں فرقہ جو ناجی ہے جس کو مَاأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي کرکے فرمایا ہے ۔ جس طریقہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس طریقہ پر آپ کے اصحاب ہیں یہ ایک ہی فرقہ ہے یا دو ۔ اگر دو ہیں تو بجائے تہتر کے چوہتر ہوگئے ۔ دوسرے جو

فرقہ آپ کے مخالف ہے وہ ناجی کیسے ہوسکتا ہے ما انا علیہ واصحابی کا معاذ اللہ ناری ہونا لازم آتا ہے۔ تیسرے اگر ہر صحابی کا طریقہ علیحدہ مراد لیا جائے تو بجائے تہتر کے ہزارہا ہو گئے۔ اور سب ناجی، تو صرف ایک ناجی نہ ہونا بلکہ بہتر ناری اور ہزارہا ناجی ہوئے جو خلاف حدیث ہے۔

اور اگر یہ غرض ہے کہ ما انا علیہ واصحابی ایک ہی ہے یعنی آپ کا طریقہ اور آپ کے ہر صحابی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طریقہ ہے۔ اور ہر صحابی ناجی۔ اور جو شخص بھی کسی صحابی کی پیروی کرے گا، اور جو صحابی نے کیا وہ کرے گا، یا جو فرمایئں وہ کرے گا تو وہ سب ناجی ہیں تو بجائے ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہزار ہا کی تقلید ثابت ہوگئی۔ اور چار کے پیروؤں کا کیا ہزاروں کے مقلدین کا ناجی ہونا ثابت ہوگیا۔ وللہ الحمد وعلی رسولہ الصلوٰۃ والسلام۔

سوال نمبر ۱۱ :- اور کمال یہ ہے کہ تقلید شخصی بھی حدیث سے صراحۃً ثابت ہوئی یعنی تمام دین میں اگر ایک صحابی کی بھی کوئی پیروی کرے گا تو وہ ناجی ہے اور یہی تقلید شخصی ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ تمام صحابہ کے مجموع من حیث المجموع طریقہ پر عمل کیا جائے تب ناجی فرقہ میں شمار ہوگا تو یہ عقلاً و نقلاً محال و ممتنع ہے کیونکہ صحابہؓ میں بھی فروع میں اختلاف تھا۔ کوئی رفع یدین کوئی عدم رفع یدین کا، کوئی آمین بالجہر کوئی آہستہ کہنے کا قائل تھا۔ اور یہ محال ہے کہ آدمی ہر نماز میں رفع و عدم رفع، آمین بالجہر و خفض، قرأت فاتحہ اور عدم قرأت فاتحہ، اجتماع نقیضین کرے۔ تو اس صورت میں تمام امت کا

ناری ہونا لازم آتا ہے، بلکہ دخول جنت محال ہے۔ اور خود مذہب اسلام معاذ اللہ ایک لغو اور باطل اور مجموعۂ ضدین و اجتماع نقیضین کا خلاصہ ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ ہر ہر صحابی کی نجات بھی محال ہو جائے گی۔ کیوں کہ ہر صحابی کا کہیں وہ مذہب تھوڑا ہی ہے جو کل صحابہؓ کا ہے۔ لہذا یہ احتمال بھی بالکل غلط ہے۔ بلکہ صحیح وہی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر ہر صحابی کا قول و فعل رشد و ہدایت اور موجبِ نجاتِ اُخروی ہے اور اس صورت میں ہر صحابی کی تقلید شخصی اور اسی سے تقلید ائمہ صراحۃً ثابت ہوتی ہے جو مقصود ہے۔ اور اگر حضرات غیر مقلدین کے نزدیک یہ احتمال صحیح نہیں، تو جو احتمال صحیح ہو، اس کو بیان فرمائیں۔

حضرت حاصل یہی تو ہوا کہ جو کوئی شخص جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر بلا چون و چرا عمل کرے گا اور یہ تقلید مبنی ہے۔ اسی طرح صحابہؓ کی تقلید بھی مبنی ہے کسی صحابی کے کسی فعل اور قول کی دلیل معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔ وھو التقلید نیز یہی مفہوم اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ کا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شمس ہدایت ہیں۔ آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نجوم ہدایت۔ ضلالت کی ظلمت نہ شمس میں ہو سکتی ہے نہ ستاروں میں جس کی اتباع کرے ناجی۔ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی تو دلیل کی طلب اگر جنون نہیں تو کیا ہے۔ دلیل تو اسی لئے طلب کی جا سکتی ہے کہ اتباع میں گمراہی نہ ہو۔ جب ہدایت ہی مدینہ ہے تو طلب دلیل کی ضرورت

نہیں، تقلید ضرور منحی ہے۔ فتدبروا فیہ۔

فرمایئے کہ کیسے سہل طریقے سے تقلید ثابت ہوگئی اور سب مقلدین ائمہ اربعہ کا ناجی ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ کیوں کہ ہر امام کسی نہ کسی صحابی کے قول یا فعل کا تبع ہے۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ آپ تقلید کو قبول فرمائیں گے یا جواب میں مجتہدانہ طرز اختیار ہوگی۔ گو ابھی بحث نہ تھی مگر تقلید شخصی بھی حدیث ہی سے ثابت ہوگئی۔ کسی صاحب کو یہ خدشہ نہ ہو کہ اس تقریر سے لازم آتا ہے کہ جیسے مقلد امام کہا جاتا ہے، جب سب جگہ تقلید ہی تقلید ہے تو مقلد اللہ تعالیٰ و مقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں کہا جاتا ؟

تو ہمارے نزدیک تو یہ جواب ہے کہ تخصیص بحسب الاصطلاح ہے ورنہ باعتبار اصل معنی کے بیشک سب کے مقلد ہیں۔ اور تقلید کے معنی کو تقلید ائمہ میں غلبہ ہوگیا ہے اور کافیہ میں پڑھا ہوگا

الوصف شرط ان یکون فی الاصل فلا تضرہ الغلبہ

فتدبروفیہ

پس اصل معنی کے اعتبار سے سب جگہ تقلید ثابت آتی ہے گو بحسب الاستعمال وہاں تقلید کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا اور اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور اگر یہ جواب پسند خاطر نہ ہو، تو اس سے عمدہ جواب حضرات مجتہدین زمانہ عنایت فرمائیں، ہمیں قبول میں کیا عذر ہے۔

سوال نمبر ۱۲ :- ہم مسلمانوں کی بے شمار تعداد جن کا بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو بھی

علم نہیں۔ بالکل بے پڑھے لکھے نہ دلیل کو جانیں نہ حکم کو۔ مسلمانوں کے یہاں پیدا ہوئے محض تقلید آبائی کی وجہ سے مسلمان ہوتے اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا۔ حضرات غیر مقلدین کے نزدیک ان لوگوں کا اسلام مقبول ہے یا بوجہ تقلیدی ایمان کے معاذ اللہ العظیم سب کافر اور جہنمی ہیں۔ اس صورت میں اکثر حصہ امت کا کافر ہوگا۔ شاید اس کو تو کوئی بے باک کہہ بھی دے مگر مشکل تو یہ ہے کہ اکثر غیر مقلدین جو بالکل جاہل ہیں وہ بھی تقلیدی ہی ایمان رکھتے ہیں تو یہ سب کافر ہی کافر ہوں گے۔ اہل حدیث اور غیر مقلد ہو کر بھی کب انسان کافر ہو سکتا ہے ؟

سوال نمبر ۱۳ :- اور اگر کرم فرما کر ان بے چارے بے پڑھے لکھے مسلمانوں کے حال پر رحم کیا جائے اور اس تقلیدی ایمان کا اعتبار ہو تو سوال یہ ہے کہ جب ایمان میں تقلید معتبر ہے اور جنت کا استحقاق ہے تو رفع یدین آمین بالجہر وغیرہ جزئیات مسائل میں یہ لوگ تقلید کرکے کیسے گمراہ بے دین اور جہنمی ہوں گے ؟

سوال نمبر ۱۴ :- اور جاہل تو جاہل پڑھے لکھے بلکہ بہت سے غیر مقلدین کے علماء بھی اکثر مسائل کے دلائل نہیں جانتے۔ اور پھر بھی اہل حدیث جنت کے مالک سمجھے جاتے ہیں تو کیا نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آدمی اپنے کو غیر مقلد کہہ دے۔ اور رفع یدین آمین بالجہر وغیرہ کی چند حدیث یاد کرے۔ اور باقی تمام یا اکثر اصول و فروع کے دلائل سے بے خبر ہو کر مقلد ہو اور نجات پا جائے۔ غرض ہر پہلو کو غور سے ملاحظہ فرما کر جواب دیا جائے۔

سوال نمبر ۱۵ :- یہ تو ان مسلمانوں کا حال تھا جو مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے اب یہ عرض ہے کہ اگر کوئی کافر بے دلیل معلوم کئے مسلمان ہو جائے اور تمام احکام شرعیہ پر صرف تقلیداً ہی عمل کرتا مرجائے تو اہل حدیث زمانہ کے نزدیک یہ مسلمان ہے، یا کافر کا کافر ہی رہا۔ اگر یہ تقلید معتبر ہے تو پھر جزئیات مسائل میں کیوں ناجائز ہے ؟

سوال نمبر ۱۶ :- اور اگر اس کا اسلام معتبر نہیں تو اسی طرح اگر کوئی مسلمان العیاذ باللہ العظیم محض تقلید سے بلا کسی دلیل کے مرتد ہو جائے تو اس کا تقلیدی کفر بھی معتبر ہوگا یا یہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے۔ اگر یہ کافر ہے تو وہ مسلمان کیوں نہ ہو ؟

سوال نمبر ۱۷ :- یہ چند سوالات تو عوام کی تقلید آبائی کے متعلق تھے۔ قرآن مجید میں جو مذکور ہے کہ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے دریافت فرمایا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے تو انہوں نے جواب میں یہی فرمایا کہ۔

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٭

ہم آپ کے خدا، اور آپ کے آباء حضرت ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کے خدا کی بندگی کریں گے "

علیٰ ہذا القیاس یوسف علیہ السلام کا یہ فرمانا۔ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْ

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۔

یعنی میں نے اپنے آباء و اجداد کی ملت کی اتباع کی ۔

تو اگر ہر جگہ آبائی ملت کی اتباع تقلید مذموم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء علیہم السلام کی نسبت کیا رائے ہے ۔ واضح رہے کہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ خیال کون شخص کرسکتا ہے کہ ان کو وجود باری تعالٰے یا وحدانیت یا اسلام کی حقانیت کے دلائل معلوم نہ تھے ۔ فتدبر فیہ ، فان ھذا القول قبل النبوۃ او بعدھا ۔

مطلب صرف یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنے مذاہب حقہ کو تقلید کی صورت میں ظاہر فرماکر یہ بتا دیا کہ فقط تقلیدا ایمان ہی کافی ہے ۔ اگر کوئی شخص محض اس وجہ سے مسلمان ہے کہ اس کے ماں باپ مسلمان ہیں ۔ اور وہ یہ کہے کہ میں آبائی مذہب کو تسلیم کرتا ہوں ۔ اس پر مرتا ہوں ، اسی کو حق جانتا ہوں ۔ کوئی دلیل بھی بیان نہ کرے ، یا نفس الامر میں دلیل جانتا بھی نہ ہو تو اس کا اسلام معتبر ہے ۔ اور جب ایمان جو اصل اصول ہے اس میں تقلید معتبر ہوئی تو پھر فروع مسائل میں تقلید کس طرح کفر و شرک ہوسکتی ہے ۔ اس وجہ سے تقلید کے اقسام کی تفسیر اور ہر ایک کے احکام بیان فرمانا ضروری ہے ۔ مطلقاً تقلید کو حرام کہنا بے جا ہے ۔ ورنہ ان آیات کا مطلب ایسا بیان فرمایا جائے جس سے تقلید آبائی ایمان میں بھی ناجائز رہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام کا فرمانا بھی درست ہوجائے ۔

چونکہ حضرات غیر مقلدین بطلان تقلید میں وہ آیات بھی پیش فرماتے ہیں جن میں کفار کی آبائی تقلید کا ذکر ہے جو انبیاء علیہم السلام کے سامنے کافر بہ منہ پرکھا بیان کرتے تھے۔ اس وجہ سے یہ عرض کیا گیا ہے کہ ہر جگہ اتباع آبار مذموم اور گناہ نہیں بلکہ بعض جگہ محبوب اور مطلوب ہے۔

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

کا یہی مطلب ہے کہ ہر شے پر ایک حکم غلط ہے۔ ہر شے کو اس کے مرتبے میں رکھنا چاہئے۔ ابھی ہمیں بہت کچھ عرض کرنا ہے۔ بالفعل یہ عرض ہے۔ خدا چاہے ہم اس بحث کو ایسا مفصل و مکمل عرض کریں گے کہ چون و چرا کی گنجائش نہ رہے۔

والله تعالیٰ ہو الموفق للتمام